هُمْ يُوْقِنُوْنَ ③

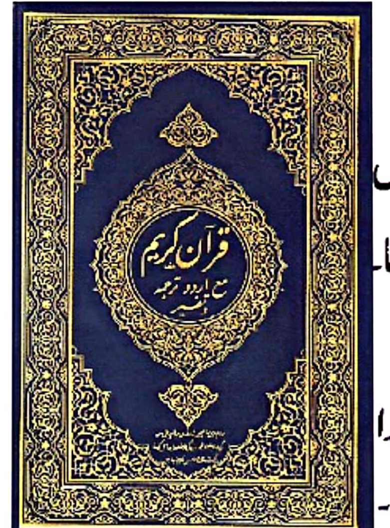
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ
فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ④

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ⑤

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ⑥

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ
بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ⑦

فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ



پر یقین رکھتے ہیں۔[1] (۳)

جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں
کرتوت زینت دار کر دکھا
پھرتے ہیں۔[3] (۴)

یہی لوگ ہیں جن کے لیے برا
بھی وہ سخت نقصان یافتہ ہیں۔

بیشک آپ کو اللہ حکیم و علیم کی طرف سے قرآن سکھایا جا
رہا ہے۔(٦)

(یاد ہو گا) جبکہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے
کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے، میں وہاں سے یا تو کوئی خبر
لے کر یا آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگارا لے کر ابھی تمہارے
پاس آجاؤں گا تاکہ تم سینک تاپ کرلو۔[4] (۷)

جب وہاں پہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ جو اس آگ

اِذۡ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَى
النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾

جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا تم ٹھہرو، بے شک میں نے ایک آگ دیکھی ہے، شاید میں تمھارے پاس اس سے کوئی انگارا لے آئوں، یا اس آگ پر کوئی رہنمائی حاصل کرلوں۔



قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾

فرشتوں نے کہا کیا تو اللہ کی قدرت سے تعجب کر رہی ہے؟ (۵) تم پر اے اس گھر کے لوگو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں' بیشک اللہ حمد وثنا کا سزاوار اور بڑی شان والا ہے۔(۷۳)

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَاۗءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾

جب ابراہیم کا ڈر خوف جاتا رہا اور اسے بشارت بھی پہنچ چکی تو ہم سے قوم لوط کے بارے میں کہنے سننے لگے۔ (۲) (۷۴)

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾

یقیناً ابراہیم

جھکنے والے

يٰٓـاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾

اے ابراہیم

حکم آپہنچا

آنے والا

وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾

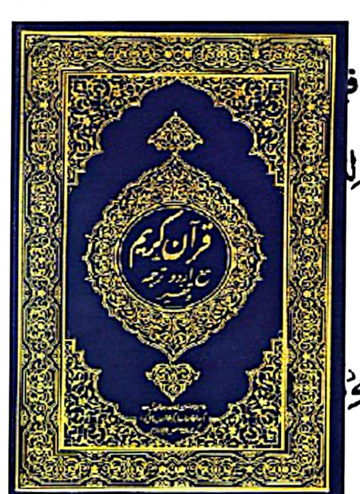
جب ہمارے

کی وجہ

کڑھنے لگے

دن ہے (۴)

وَاَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰى فٰ
لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰى قَلۡبِهَا لِ



وَقَالَتۡ لِاُخۡتِهٖ قُصِّيۡهِ
لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۱﴾

وَحَرَّمۡنَا عَلَيۡهِ الۡمَرَاضِعَ مِنۡ قَبۡلُ فَقَالَتۡ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰۤى
اَهۡلِ بَيۡتٍ يَّكۡفُلُوۡنَهٗ لَكُمۡ وَهُمۡ لَهٗ نٰصِحُوۡنَ ﴿۱۲﴾

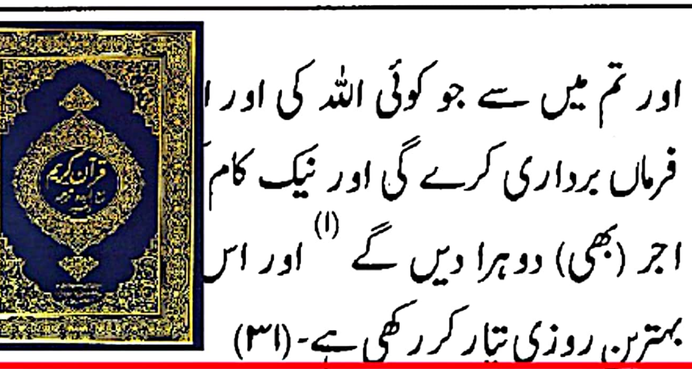
موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا،[illegible] قریب تھیں کہ اس واقعہ کو بالکل ظاہر کر دیتیں اگر ہم ان کے دل کو ڈھارس نہ دے دیتے یہ اس لیے کہ وہ یقین کرنے والوں میں رہے۔[۴] (۱۰)

موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ نے اس کی بہن[۵] سے کہا کہ تو اس کے پیچھے پیچھے جا، تو وہ اسے دور ہی دور سے دیکھتی رہی[۶] اور فرعونیوں کو اس کا علم بھی نہ ہوا۔(۱۱)

ان کے پہنچنے سے پہلے ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر دائیوں کا دودھ حرام کر دیا تھا۔[۷] یہ کہنے لگی کہ کیا میں تمہیں[۸] ایسا گھرانا بتاؤں جو اس بچہ کی تمہارے لیے پرورش کرے اور ہوں بھی وہ اس بچے کے خیر خواہ۔(۱۲)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا
نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ
فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ
وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ ﴿٣٢﴾



اور تم میں سے جو کوئی اللہ کی اور ا
فرماں برداری کرے گی اور نیک کام
اجر (بھی) دوہرا دیں گے[1] اور اس
بہترین روزی تیار کر رکھی ہے۔ (۳۱)

اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو،[2] اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے[3] اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔[4] (۳۲)

وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِیَّةِ الۡاُوۡلٰی وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیۡنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُذۡهِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَهِّرَکُمۡ تَطۡهِیۡرًا ﴿۳۳﴾

اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو (۱) اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو (۲) اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ (۳) اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! (۴) تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔(۳۳)

---

(۱) یعنی ٹک [illegible] ے باہر نہ نکلو۔ اس میں وضاحت کر دی گئی کہ عورت کا دائرہ عمل امور سیاست [illegible] لکہ گھر کی چار دیواری کے اندر رہ کر امور خانہ داری سرانجام دینا ہے۔

(۲) اس میں [illegible] اگر باہر جانے کی ضرورت پیش آئے تو بناؤ سنگھار کر کے یا ایسے انداز سے [illegible] نکلو۔ جیسے بے پردہ ہو کر، جس سے تمہارا سر، چہرہ، بازو اور چھاتی وغیرہ لوگوں [illegible] سادہ لباس میں ملبوس اور باپردہ باہر نکلو تَبَرُّجٌ بے پردگی اور زیب و زینت کے [illegible] ہے کہ یہ تبرج، جاہلیت ہے، جو اسلام سے پہلے تھی اور آئندہ بھی، جب کبھی اسے اختیار کیا جائے گا، یہ جاہلیت ہی ہو گی، اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، چاہے اس کا نام کتنا ہی خوش نما، دل فریب رکھ لیا جائے۔

(۳) پچھلی ہدایات، برائی سے اجتناب سے متعلق تھیں، یہ ہدایات نیکی اختیار کرنے سے متعلق ہیں۔

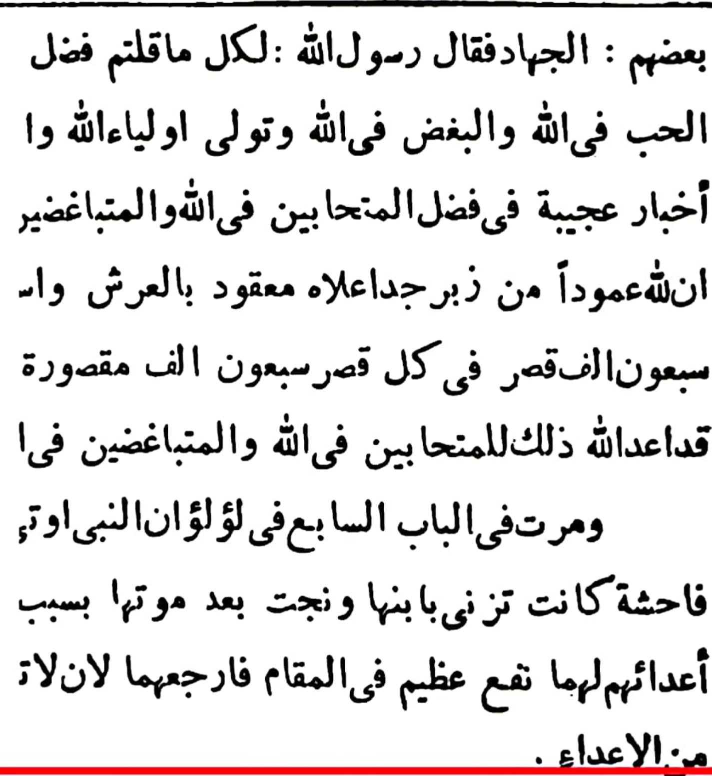
(۴) اہل بیت سے کون مراد ہیں؟ اس کی تعیین میں کچھ اختلاف ہے۔ بعض نے ازواج مطہرات کو مراد لیا ہے، جیسا کہ یہاں قرآن کریم کے سیاق سے واضح ہے۔ قرآن نے یہاں ازواج مطہرات ہی کو اہل البیت کہا ہے۔ قرآن کے دوسرے مقامات پر بھی بیوی کو اہل بیت کہا گیا ہے۔ مثلاً سورۂ ہود، آیت-۷۳ میں۔ اس لیے ازواج مطہرات کا اہل بیت ہونا نص قرآنی سے واضح ہے۔ بعض حضرات، بعض روایات کی رو سے اہل بیت کا مصداق صرف حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو مانتے ہیں اور ازواج مطہرات کو اس سے خارج سمجھتے ہیں، جبکہ اول الذکر، ان اصحاب اربعہ کو اس سے خارج سمجھتے ہیں۔ تاہم اعتدال کی راہ اور نقطہ متوسطہ یہ ہے کہ دونوں ہی اہل بیت ہیں۔ ازواج مطہرات تو اس نص قرآنی کی وجہ سے اور داماد و اولاد ان روایات کی رو سے جو صحیح سند سے ثابت ہیں جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی چادر میں لے کر فرمایا کہ اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں، جس کا مطلب یہ ہو گا کہ یہ بھی میرے اہل بیت سے ہیں یا یہ دعا ہے کہ یا اللہ ان کو بھی ازواج مطہرات کی طرح، میرے اہل بیت میں شامل فرما دے۔ اس طرح تمام دلائل میں بھی تطبیق ہو جاتی ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے فتح القدیر، للشوکانی)

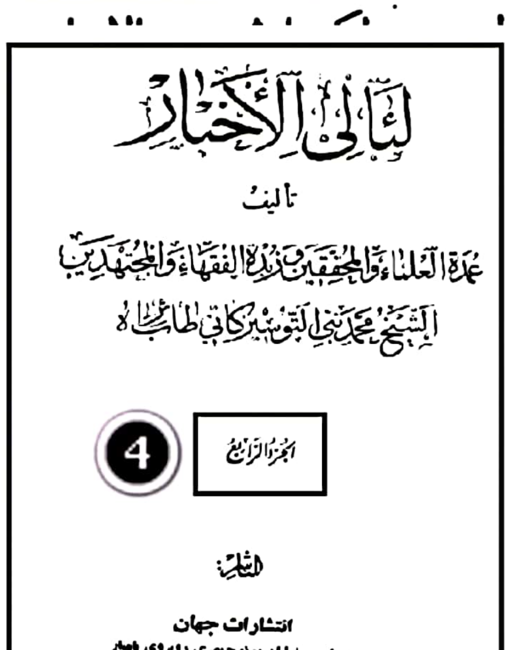
الخناء و الفضول « تائبات » عن الذنوب ، و قيل راجعات إلى أمر رسول الله صلى الله عليه وآله تاركات لمحاب أنفسهن ، وقيل : نادمات على تقصير وقع منهن « عابدات » الله تعالى بما تعبدهن به من الفرائض والسنن على الإخلاص ، وقيل: متذللات للرسول صلى الله عليه وآله بالطاعة « سائحات » أي ماضيات في طاعة الله ، وقيل : صائمات ، وقيل: مهاجرات(١).

قوله تعالى : « ضرب الله مثلا » أقول : لا يخفى على الناقد البصير و الفطن الخبير ما في تلك الآيات من التعريض بل التصريح بنفاق عايشة وحفصة و كفرهما

و هل يحتمل التمثيل بامرأتي نوح و لوط في تلك الس
معاتبة زوجتي الرسول صلى الله عليه وآله و ما صدر عنهما باتفاق ا
ولو كان التمثيل لسائر الكفار لكان التمثيل بابن نوح
من أقارب الرسل أولى و أحرى ، و العجب من أكثر
مثل ذلك كشحا مع تعرضهم لأدنى إيماء و أخفى إش
هذا إلا من تعصبهم و رسوخهم في باطلهم ؟ و لما رأى ا
ذلك رأسا ليس إلا كتطيين الشمس و إخفاء الأمس قا
الآية : مثل الله عز وجل حال الكفار في أنهم يعاقب
للمؤمنين معاقبة مثلهم من غير إبقاء ولا محاباة ولا ينفعهم مع عداوتهم لهم ما كان بينهم و بينهم من لحمة نسب أو وصلة صهر ، لأن عداوتهم لهم و كفرهم بالله ورسوله قطع العلائق و بت الوصل ، و جعلهم أبعد من الأجانب وأبعد ، و إن كان المؤمن الذي يتصل به الكافر نبياً من أنبياء الله تعالى بحال امرأة نوح و امرأة لوط لما نافقتا و خانتا الرسولين لم يغن الرسولان عنهما بحق ما بينهما و بينهما من وصلة الزواج إغناء ما من عذاب الله ، و قيل لهما عند موتهما أو يوم القيامة : « ادخلا النار مع الداخلين » الذين لا وصلة بينهم و بين الأنبياء أو مع داخلها (٢) من إخوانكما من قوم نوح و من قوم لوط صلوات الله عليهما ، و مثل حال المؤمنين في أن وصلة الكافرين لا يضرهم ولا ينقص شيئاً من ثوابهم وزلفاهم عند الله بحال امرأة فرعون و

(١) مجمع البيان ١٠ : ٣١٣ - ٣١٦ .
(٢) في المصدر : او مع داخليها .


بعضهم : الجهاد فقال رسول الله :لكل ماقلتم فضل
الحب فى الله والبغض فى الله وتولى اولياء الله وا
أخبار عجيبة فى فضل المتحابين فى الله والمتباغضير
ان لله عموداً من زبرجد اعلاه معقود بالعرش وا
سبعون الف قصر فى كل قصر سبعون الف مقصورة
قد اعدالله ذلك للمتحابين فى الله والمتباغضين فى ا
ومرت فى الباب السابع فى لؤلؤ ان النبى او ت
فاحشة كانت تزنى بابنها ونجت بعد موتها بسبب
أعدائهم لهما نفع عظيم فى المقام فارجعهما لان لا ت
من الاعداء .



تنبيه اعلم ان أشرف الامكنة والاوقات والحالات وانسبها للعن عليهم -عليهم اللعنة- اذا كنت فى المبال فقل عند كل واحد من التخلية والاستبراء والتطهير مراراً بفراغ من البال : اللهم العن عمر ثم ابا بكر وعمر ثم عثمان وعمر ثم معوية وعمر ثم يزيد وعمر ثم ابن زياد وعمر ثم ابن سعد وعمر ثم شمر أو عمر ثم عسكرهم وعمر. اللهم العن عايشة وحفصة وهند وام الحكم والعن من رضى بافعالهم الى يوم القيامة .

في الادعية لاداء الدين

لؤلؤ: فى ادعية مجربة لاداء الدين والثروة وفى بعض الادعية الشريفة التى لا يحصى ثوابها وينبغى المداومة عليها فى جميع الاوقات سيما فى ادبار الصلوات- فى الكشكول عن الصادق عليه السلام عن آبائه قال امير المؤمنين عليه السلام: شكوت الى رسول الله ديناً علىّ فقال صلى الله عليه وآله: يا على قل: اللهم اغننى بحلالك عن حرامك، وبفضلك عمن سواك فلو كان عليك مثل ثبير ديناً قضاه الله عنك. قال طاب ثراه فى شرح الاربعين بعد نقل هذا قد كثر علىّ الدين فى بعض السنين حتى جاوز الفاً وخمسماًة مثقال ذهباً وكان اصحابه متشددين فى تقاضيه غاية التشدد حتى شغلنى الاهتمام به عن أكثر اشتغالى ولم يكن لى فى وفائه حيلة ولا الى أدائه وسيلة

وقوله: ﴿وَلاَ يُظْلَمُونَ فَتِيلاً﴾ قال: الجلدة الّتي في ظهر[1] النواة.[2]

وأمّا قوله: ﴿وَمَن كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلاً﴾ ٧٢.

١٤ ـ فإنّه حدّثني أبي، عن حمّاد بن عيسى، عن إبراهيم بن عمر اليماني، عن أبي الطفيل، عن أبي جعفر عليه السلام قال: جاء رجل إلى أبي، عليّ بن الحسين عليه السلام فقال [له]: إنّ ابن عبّاس يزعم أنّه يعلم كلّ آية نزلت في القرآن، في أيّ يوم نزلت، وفيمن نزلت! فقال أبي عليه السلام:

سله فيمن نزلت: ﴿وَمَن كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلاً﴾؟

وفيمن نزلت ﴿وَلاَ يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ﴾[3]؟

وفيمن نزلت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا﴾[4]؟

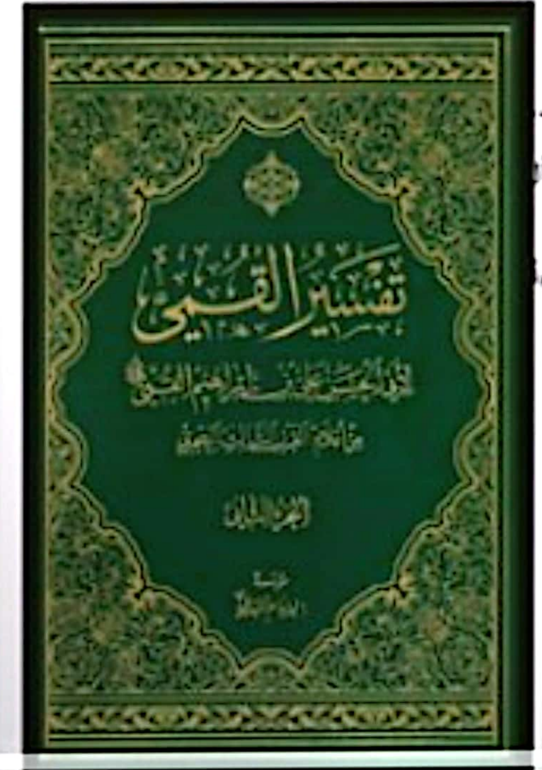
فأتاه الرجل فسأله، فقال: وددت أنّ الّذي أمرك بهذا واجهني به، فأسأله عن العرش ممّ خلقه الله؟ ومتى خلق؟ وكم هو، وكيف هو؟

فانصرف الرجل إلى أبي عليه السلام، فقال أبي عليه السلام: فهل أجابك بالآيات؟ فقال: لا.

قال أبي [عليه السلام]: لكن أجيبك فيها بعلم ونور غير مدّع ولا منتحل[5]:

أمّا قوله: ﴿وَمَن كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلاً﴾ ففيه نزلت. وأمّا قوله: ﴿وَلاَ يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ﴾ ففي أبيه نزلت.

وأمّا الأخرى[6] ففي ابنه[7] نزلت وفينا، ولم يكن الرباط الّذي أمرنا به، وسيكون ذلك من نسلنا المرابط، ومن نسله المرابط.



(١) «بطن» خ.

(٢) عنه البحار: ٨/١٠ ذح١ وج٢٤/٢٦٥ ح٢٦. والبرهان: ٣/٥٥٧ ح٦ وص٢١٧ ح٩ ٣٤ (قطعة).

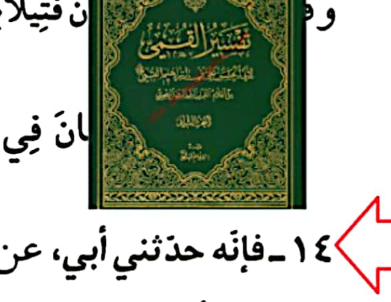
(٣) هود: ٣٤.

(٤) آ...

(٥) «غير المدّعي ولا المنتحل» البحار والبرهان والنور.

(٦) أي قوله تعالى: ﴿يا أيها الّذين آمنوا اصبروا وصابروا... إلخ﴾.

(٧) ...



و... نَ فَتِيلاً﴾ قال: الجلدة الّتي في ظهر(١) النواة.(٢)

...انَ فِي هٰذِهِ أَعْمىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلاً﴾ «٧٢»

١٤ ـ فإنّه حدّثني أبي، عن حمّاد بن عيسى، عن إبراهيم بن عمر اليماني، عن أبي الطفيل، عن أبي جعفر عليه السلام قال: جاء رجل إلى أبي، عليّ بن الحسين عليهما السلام فقال [له]: إنّ ابن عبّاس يزعم أنّه يعلم كلّ آية نزلت في القرآن، في أيّ يوم نزلت، وفيمن نزلت! فقال أبي عليه السلام:

سله فيمن نزلت: ﴿وَمَنْ كانَ فِي هٰذِهِ أَعْمىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلاً﴾؟

وفيمن نزلت ﴿وَلاٰ يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كانَ اللهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ﴾(٣)؟

وفيمن نزلت ﴿يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصابِرُوا وَرابِطُوا﴾(٤)؟

فأتاه الرجل فسأله، فقال: وددت أنّ الّذي أمرك بهذا واجهني به، فأسأله عن العرش ممّ خلقه الله؟ ومتى خلق؟ وكم هو، وكيف هو؟

فانصرف الرجل إلى أبي عليه السلام، فقال أبي عليه السلام: فهل أجابك بالآيات؟ فقال: لا.

قال أبي [عليه السلام]: لكن أُجيبك فيها بعلم ونور غير مدّع ولا منتحل(٥):

أمّا قوله: ﴿وَمَنْ كانَ فِي هٰذِهِ أَعْمىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلاً﴾ ففيه نزلت. وأمّا قوله: ﴿وَلاٰ يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ﴾ ففي أبيه نزلت.

وأمّا الأُخرى(٦) ففي ابنه(٧) نزلت وفينا، ولم يكن الرباط الّذي أُمرنا به، وسيكون ذلك من نسلنا المرابط، ومن نسله المرابط.

---

(١) «بطن» خ.

(٢) عنه البحار: ١٠/٨ ذح ١ وج ٢٦٥/٢٤ ح ٢٦، والبرهان: ٥٥٧/٣ ح ٢٦، ونور الثقلين: ٢١٤/٤ ح ٣٣٣، وص ٢١٧ ح ٣٤٩ (قطعة).

(٣) هود: ٣٤.

(٤) آل عمران: ٢٠٠.

(٥) «غير المدّعي ولا المنتحل» البحار والبرهان والنور.

(٦) أي قوله تعالى: ﴿يا أيّها الّذين آمنوا اصبروا وصابروا... إلخ﴾.

(٧) «أبيه» خ، «بنيه» البحار.

اللهِ فِيهِ، فَوَاللهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَّكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ».

[٦٢٢٤] ٣٥-(٢٤٠٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ رَمِدًا، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ! فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ، أَوْ لَيَأْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ، غَدًا، رَّجُلٌ يُّحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ» فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ، وَّمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هٰذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ.

[٦٢٢٥] ٣٦-(٢٤٠٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -: حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلٰى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيتَ، يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيرًا، رَّأَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، لَقَدْ لَقِيتَ، يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ! مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَا ابْنَ

ہوں گے، اللہ کی قسم ... ہدایت عطا کر دے تو ... کہ (دنیا کا بہترین ما...

[6224] حضرت ... غزوۂ خیبر میں حضرت ... آشوب چشم تھا۔ پھر ... پیچھے رہ گیا! چنانچہ ... نبی ﷺ سے آملے، ... اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح ... میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا (فرمایا:) کل جھنڈا وہ شخص لے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول کو محبت ہے یا فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔" پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ہمیں اس کے بارے میں کوئی توقع نہیں تھی تو صحابہ نے کہا: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا کر دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا کر دی۔

[6225] زہیر بن حرب اور شجاع بن مخلد نے اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوحیان نے حدیث بیان کی، کہا: یزید بن حیان نے مجھ سے بیان کیا کہ میں، حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم (تینوں) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ جب ہم ان کے قریب بیٹھ گئے تو حصین نے ان سے کہا: زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی، آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، ان کی بات سنی، ان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور ان کی اقتدا میں نمازیں پڑھیں۔ زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی ہے۔ زید! ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی (کوئی) حدیث سنائیے۔ (حضرت زید رضی اللہ عنہ نے) کہا: بھتیجے! میری عمر زیادہ ہوگئی، زمانہ

أَخِي! وَاللهِ! لَقَدْ كَ
وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِ
اللهِ ﷺ، فَمَا حَدَّثْ
تُكَلِّفُونِيهِ، ثُمَّ قَالَ
فِينَا خَطِيبًا، بِمَا
وَالْمَدِينَةِ، فَحَمِدَ
وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «
فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ» فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي». فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ يَا زَيْدُ! أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عَقِيلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

بیت گیا، رسول اللہ کی جو احادیث یاد تھیں ان میں سے کچھ بھول چکا ہوں، اب جو میں بیان کروں اسے قبول کرو۔ اور جو (بیان) نہ کرسکوں تو اس کا مجھے مکلّف نہ ٹھہراؤ۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ایک پانی کے کنارے جسے خُم کہا جاتا تھا، ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر فرمایا: ''اس کے بعد، لوگو! سن رکھو کہ میں ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا قاصد (اس کا بلاوا لے کر) میرے پاس آئے گا اور میں لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ تو اللہ کی کتاب کو لے لو اور اسے مضبوطی سے تھام لو!'' آپ نے کتاب اللہ پر بہت زور دیا اور اس کی ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ''اور میرے اہل بیت۔ میں اپنے اہل بیت کے معاملے میں تمھیں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں اپنے اہل بیت کے معاملے میں تمھیں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں اپنے اہل بیت کے معاملے میں تمھیں اللہ یاد دلاتا ہوں۔'' حصین نے ان سے کہا: زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج آپ کے اہل بیت نہیں؟ انھوں نے کہا: آپ کی ازواج آپ کے اہل بیت میں سے ہیں لیکن آپ کے اہل بیت میں ہر وہ شخص شامل ہے جس پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ اس نے کہا: وہ کون ہیں؟ (حضرت زید رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ آلِ علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں۔ اس نے پوچھا: یہ سب صدقے سے محروم رکھے گئے ہیں؟ کہا: ہاں۔

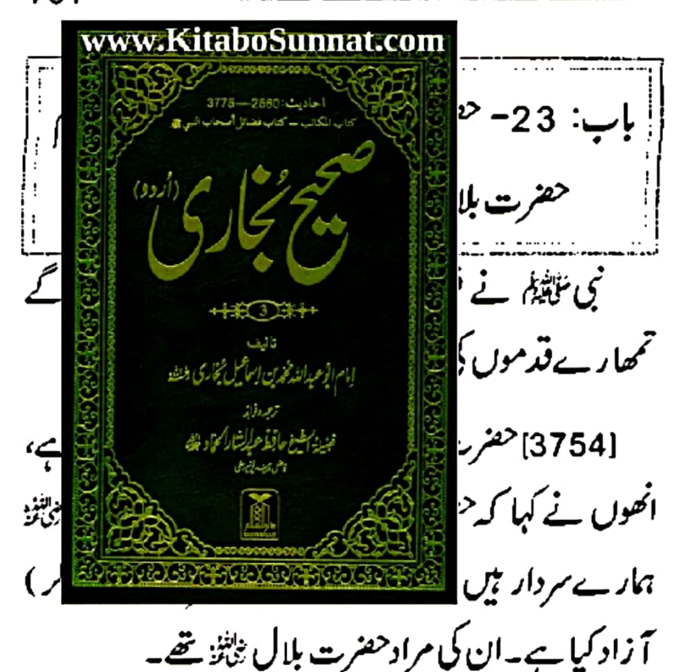
[٦٢٢٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ ابْنِ الرَّيَّانِ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

[6226] سعید بن مسروق نے یزید بن حیان سے، انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز (سعید بن مسروق نے) ان (ابوحیان) کی حدیث کے مانند زہیر کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

(٢٣) [بَابُ] مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ».

٣٧٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِي بِلَالًا.



باب: 23- ح...

حضرت بلا...

نبی ﷺ نے ... گے

تمھارے قدموں ک...

[3754] حضر... ہے،

انھوں نے کہا کہ ح... ﷺ

ہمارے سردار ہیں ...)

آزاد کیا ہے۔ ان کی مراد حضرت بلال ﷺ تھے۔

٣٧٥٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ: أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي، وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللهِ.

[3755] حضرت قیس بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال ﷺ نے حضرت ابوبکر ﷺ سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے (اپنی غلامی میں) روک رکھیں اور اگر آپ نے مجھے اللہ کے لیے خریدا ہے تو مجھے آزاد کر دیں تا کہ میں اللہ کے لیے عمل کروں۔

(٢٤) [بَابُ] ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: 24- حضرت ابن عباس ﷺ کا ذکر خیر

٣٧٥٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ».

[3756] حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے اپنے سینے سے لگا کر دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے۔''

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ».

ابومعمر کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''اے اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما۔''

حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ. وَالْحِكْمَةُ: الْإِصَابَةُ فِي غَيْرِ النُّبُوَّةِ.

[راجع: ٧٥]

موسیٰ کی روایت بھی اسی طرح ہے۔ (امام بخاری ﷫ فرماتے ہیں:) حکمت کے معنی ہیں: نبوت کے علاوہ دیگر معاملات میں رائے کا درست ہونا۔

تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (٣٣) وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا (٣٤) ﴾.

هذه آداب أمر الله بها نساء النبي ﷺ، ونساء الأمة تبع لهن في ذلك، فقال مخاطباً لنساء النبي ﷺ بأنهن إذا اتقين الله كما
أمرهن، فإنه لا يشبههن أحد من النساء، ولا يلحقهن في الفضيلة و
يعني بذلك: ترقيق الكلام إذا خاطبن الرجال؛ ولهذا قال: ﴿فَيَطْ
ابن زيد: قولاً حسناً جميلاً معروفاً في الخير. ومعنى هذا: أنها تخا
الأجانب كما تخاطب زوجها. وقوله: ﴿وَقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ﴾ أي: الز
الصلاة في المسجد بشرطه، كما قال رسول الله ﷺ: «لا تمنعوا
«وبيوتهن خير لهن». وقال الحافظ أبو بكر البزار: حدثنا حميد ب
حدثنا ثابت البناني، عن أنس، رضي الله عنه، قال: جئن النساء إلى
والجهاد في سبيل الله تعالى، فما لنا عمل ندرك به عمل المجاهد
نحوها ـ منكن في بيتها فإنها تدرك عمل المجاهدين في سبيل الله»
رجل من أهل البصرة مشهور. وقال البزار أيضاً: حدثنا محمد بن
عن مُوَرِّق، عن أبي الأحوص، عن عبد الله، عن النبي ﷺ قال:
تكون بروْحَة ربها وهي في قَعْر بيتها». ورواه الترمذي، عن بُنْدار، عن
وأبو داود أيضاً، عن النبي ﷺ قال: «صلاة المرأة في مَخْدعِها أفضل
في حجرتها». وهذا إسناد جيد.

وقوله تعالى: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ﴾: قال مجاهد
الجاهلية. وقال قتادة: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ﴾: يقول
فنهى الله عن ذلك. وقال مُقاتل بن حَيّان: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَـ
تشده فيواري قلائدها وقرطها وعنقها، ويبدو ذلك كله منها، وذلك
حدثني ابن زهير، حدثنا موسى بن إسماعيل، حدثنا داود ـ يعني ابن أبي الفرات ـ حدثنا علي بن الأحمر، عن عكرمة، عن ابن
عباس قال: تلا هذه الآية: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ﴾. قال: كانت فيما بين نوح وإدريس، وكانت ألف سنة، وإن بطنين من ولد آدم كان أحدهما يسكن السهل، والآخر يسكن الجبل. وكان رجال الجبل صباحاً وفي النساء دَمَامة. وكان نساء السهل صباحاً وفي الرجال دمامة، وإن إبليس أتى رجلاً من أهل السهل في صورة غلام، فآجر نفسه منه، فكان يخدمه واتخذ إبليس شيئاً مثل الذي يُزَمِّر فيه الرِّعاء، فجاء فيه بصوت لم يسمَع الناس مثله، فبلغ ذلك من حوله، فانتابوهم يسمعون إليه، واتخذوا عيداً يجتمعون إليه في السنة، فيتبرجُ النساء للرجال. قال: ويتزيَّن الرجال لهن، وإن رجلاً من أهل الجبل هَجَم عليهم في عيدهم ذلك، فرأى النساء وصَباحتهن، فأتى أصحابه فأخبرهم بذلك، فتحولوا إليهن، فنزلوا معهن وظهرت الفاحشة فيهن، فهو قوله تعالى: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ﴾. وقوله: ﴿وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ﴾، نهاهن أولا عن الشر في أمرهن بالخير، من إقامة الصلاة ـ وهي: عبادة الله وحده لا شريك له ـ وإيتاء الزكاة، وهي: الإحسان إلى المخلوقين، ﴿وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ﴾، وهذا من باب عطف العام على الخاص. وقوله: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾: وهذا نص في دخول أزواج النبي ﷺ في أهل البيت هاهنا؛ لأنهن سبب نزول هذه الآية، وسبب النزول داخل فيه قولاً واحداً، إما وحده على قول أو مع غيره على الصحيح. وروى ابن جرير: عن عِكْرِمة أنه كان ينادي في السوق: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾، نزلت في نساء النبي ﷺ خاصة، وهكذا روى ابن أبي حاتم قال: حدثنا علي بن حرب الموصلي، حدثنا زيد بن الحُبَاب، حدثنا حسين بن واقد، عن يزيد النحوي، عن عِكْرِمة عن ابن عباس في قوله: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ﴾ قال: نزلت في نساء النبي ﷺ خاصة.

وقال عكرمة: من شاء باهلته أنها نزلت في أزواج النبي ﷺ. فإن كان المراد أنهن كُنّ سبب النزول دون غيرهن فصحيح، وإن أريد أنهن المراد فقط دون غيرهن، ففي هذا نظر؛ فإنه قد وردت أحاديث تدل على أن المراد أعم من ذلك:

الحديث الأول: قال الإمام أحمد: حدثنا عفان، حدثنا حماد، أخبرنا علي بن زيد، عن أنس ابن مالك، رضي الله عنه، قال:

ہیں۔ اس لئے کہ یہ آیت انہی کے بارے میں اتری ہے۔ آیت کا شان نزول تو آیت کے حکم میں داخل ہوتا ہی ہے۔ گو بعض کہتے ہیں کہ صرف وہی داخل ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں وہ بھی اور اس کے سوا بھی' اور یہ دوسرا قول ہی زیادہ صحیح ہے۔ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ تو بازاروں میں منادی کرتے پھرتے تھے کہ "یہ آیت نبی اکرم ﷺ کی بیویوں ہی کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے۔" (ابن جریر) ابن ابی حاتم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے اور حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ جو چاہے مجھ سے مباہلہ کر لے یہ آیت حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ [1] اس قول سے اگر یہ مطلب ہے کہ شان نزول یہی ہے اور نہیں' تو یہ ٹھیک ہے اور اگر اس سے مراد یہ ہے کہ اہل بیت میں اور کوئی ان کے سوا داخل ہی نہیں تو اس میں نظر ہے۔ اس لئے کہ احادیث سے اہل بیت میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے سوا اوروں کا داخل ہونا بھی پایا جاتا ہے۔

مسند احمد اور ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لئے جب نکلتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر پہنچ کر فرماتے "اے اہل بیت نماز کا وقت آ گیا۔ پھر اسی آیت تطہیر کی تلاوت کرتے۔" [2] ا [illegible] ہیں۔ ابن جریر کی ایک اسی حدیث میں سات مہینے کا بیان ہے۔ [3] اس میں ایک راوی ا [illegible] روایت ٹھیک نہیں۔

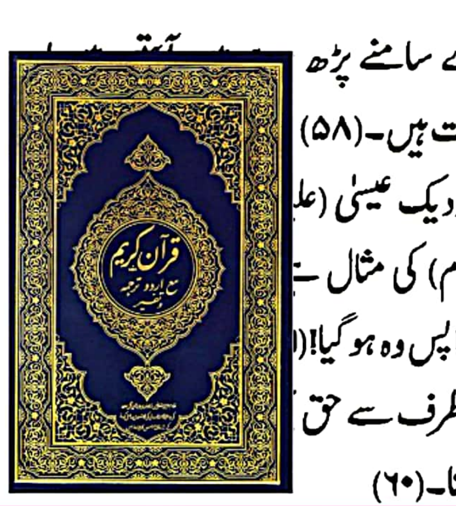
اہل بیت کی فضیلت: مسند میں ہے شداد بن عمار کہتے ہیں "میں ایک دفعہ حضرت واثلہ [illegible] وہاں کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا وہ آپ کو برا بھلا [illegible] دیا۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو مجھ سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے بھی حضرت علی [illegible] میں نے کہا: ہاں! میں نے بھی سب کی زبان میں زبان ملائی۔ تو فرمایا سن میں نے جو دیکھا [illegible] علی رضی اللہ عنہ کے گھر گیا تو معلوم ہوا کہ آپ حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں گئے ہوئے ہیں [illegible] دیر میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ آ رہے ہیں اور آپ کے ساتھ حضرت علی اور حضرت حسن اور حضرت [illegible] ہیں۔ دونوں بچے آپ کی انگلی تھامے ہوئے تھے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تو اپنے سامنے بٹھا لیا اور دونوں نواسوں کو اپنے گھٹنوں پر بٹھا لیا اور ایک کپڑے سے ڈھک لیا پھر اسی آیت کی تلاوت کر کے فرمایا: اے اللہ! یہ ہیں میرے اہل بیت اور میرے اہل بیت زیادہ حق دار ہیں۔" [4] دوسری روایت میں اتنی زیادتی بھی ہے کہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے یہ دیکھ کر کہا' یا رسول اللہ! میں بھی آپ کے اہل بیت میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں تو بھی میرے اہل بیت میں سے ہے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان میرے لئے بہت ہی بڑی امید کا ہے [5] اور روایت میں ہے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اکرم ﷺ کے پاس تھا جو حضرت علی حضرت فاطمہ حضرت حسن' حضرت حسین رضی اللہ عنہم آئے۔ آپ نے اپنی

[1] الطبری، ۲۰/ ۲۶۷۔ [2] احمد، ۳/ ۲۵۹، ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الاحزاب ۳۲۰۶ وسندہ ضعیف، مسند ابی یعلی ۳۹۷۸؛ مسند الطیالسی ۲۰۵۹؛ المعجم الکبیر ۲۶۷۱؛ مشکل الآثار ۷۷۴؛ اس کی سند میں علی بن زید ضعیف راوی ہے (التقریب، ۱/ ۳۰۶، رقم: ۲۶٤) [3] اس کی سند میں ابوداؤد اعمیٰ متروک وکذاب راوی ہے جس طرح کہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ لہٰذا یہ روایت مردود ہے۔ [4] احمد، ٤/ ۱۰۷؛ مسند ابی یعلی ۷٤۸٦؛ طبرانی ۲٦۷۰؛ بیہقی، ۲/ ۱۵۲؛ حاکم، ۳/ ۱٤۷، امام حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔

[5] تفسیر ابن جریر، ۲۲/ ٦ وسندہ ضعیف، عبدالکریم بن ابی عمیر نامعلوم ہے اور باقی سند صحیح ہے۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾

یہ جسے ہم تیرے سامنے پڑھ رہے ہیں آیتیں ہیں اور حکمت والی نصیحت ہیں۔(۵۸)



اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال ہو بہو آدم (علیہ السلام) کی مثال ہے جسے مٹی سے پیدا کر کے کہہ دیا کہ ہو جا! پس وہ ہو گیا!(۵۹)

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾

تیرے رب کی طرف سے حق یہی ہے خبردار شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔(۶۰)

فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾

اس لئے جو شخص آپ کے پاس اس علم کے آجانے کے بعد بھی آپ سے اس میں جھگڑے تو آپ کہہ دیں کہ آؤ ہم تم اپنے اپنے فرزندوں کو اور ہم تم اپنی اپنی عورتوں کو اور ہم تم خاص اپنی اپنی جانوں کو بلا لیں، پھر ہم عاجزی کے ساتھ التجا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔ (۶۱)

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾

یقیناً صرف یہی سچا بیان ہے اور کوئی معبود برحق نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اور بے شک غالب اور حکمت والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔(۶۲)

---

(۱)- یہ آیت مباہلہ کہلاتی ہے۔ مباہلہ کے معنی ہیں دو فریق کا ایک دوسرے پر لعنت یعنی بد دعا کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ جب دو فریقوں میں کسی معاملے کے حق یا باطل ہونے میں اختلاف و نزاع ہو اور دلائل سے وہ ختم ہوتا نظر نہ آتا ہو تو دونوں بارگاہ الٰہی میں یہ دعا کریں کہ یا اللہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے، اس پر لعنت فرما۔ اس کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ ۹ ہجری میں نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وہ جو غلو آمیز عقائد رکھتے تھے اس پر بحث و مناظرہ کرنے لگا۔ بالآخر یہ آیت نازل ہوئی اور نبی ﷺ نے انہیں مباہلہ کی دعوت دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بھی ساتھ لیا، اور عیسائیوں سے کہا کہ تم بھی اپنے اہل و عیال کو بلا لو اور پھر مل کر جھوٹے پر لعنت کی بد دعا کریں۔ عیسائیوں نے باہم مشورہ کے بعد مباہلہ کرنے سے گریز کیا اور پیش کش کی کہ آپ ہم سے جو چاہتے ہیں ہم دینے کے لیے تیار ہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے ان پر جزیہ مقرر فرما دیا جس کی وصولی کے لیے آپ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو، جنہیں آپ ﷺ نے امین امت کا خطاب عنایت فرمایا تھا، ان کے ساتھ بھیجا (ملخص از تفسیر ابن کثیر و فتح القدیر وغیرہ) اس سے اگلی آیت میں اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) کو دعوت توحید دی جا رہی ہے۔